Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ یکم وفا ۱۳۵۴ہش یکم جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۴۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ بشریت کی کوئی کمزوری انسان سے ظاہر نہ ہو

اور

خدا اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ میں اسے لے لے

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفْر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوّت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے لیکن بعد اسکے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مُراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اسکے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیّوم بھی ہے یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیّوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اِس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیّت سے پیدا ہوا ہے ویسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیّومیّت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔ پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔۔۔ سو وہ خالق بھی ہے اور قیّوم بھی۔ اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیّت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیّومیّت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے اِس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفتِ قیّومیّت کا فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اُردو جلد اوّل صفحہ ۱۹۲ تا صفحہ ۱۹۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ یکم وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ تمام بھائی بہنیں میری صحت کے لئے بھی دعا کرتے رہیں اور عزیزم نواب محمد احمد خاں صاحب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ کراچی میں زیر علاج ہیں اور علاج ابھی لمبا چلے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے۔ آمین

عشرہ وقفِ جدید

یکم تا ۱۰ر جولائی

"وقفِ جدید" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشاء الٰہی کے ماتحت جاری فرمودہ حضور کے آخری ایام کی نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے اور اپنے مفوّضہ کام کی بطریق احسن سرانجام دہی کے لئے رات دن کوشاں ہے۔

"وقفِ جدید" کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ر احسان رجون کو اختتام پذیر ہو گیا ہے اس لئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر کی جماعتوں میں یکم وفا تا ۱۰ر وفا / یکم جولائی تا ۱۰ر جولائی "عشرہ وقفِ جدید" منا کر احبابِ جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دِقّت کا سامنا ہے۔

نیز درخواست ہے کہ عشرہ مذکور کے اختتام کے بعد مفصّل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

کان اللہ معھم وکان سعیھم مشکورًا۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم وفا ۱۳۵۴ھش
یکم جون ۱۹۷۵ء

اسلام کے ذریعہ دو خطرناک گمراہیوں کا استیصال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور اکمل دین لے کر دُنیا میں مبعوث ہوئے اور آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ:-

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران آیت ۲۰)

(اللہ کے نزدیک اصل دین اسلام (کامل فرمانبرداری) ہے)

اور یہ کہ:-

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آل عمران آیت ۸۶)

(اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو (اختیار کرنا) چاہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔)

تو اُس وقت دو قسم کی زبردست گمراہیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ایک گمراہی نفس کُشی میں غلو اختیار کرنے کی وجہ سے رُونما ہوئی تھی اور دُوسری گمراہی نفس پروری کی وجہ سے معرضِ وجود میں آئی تھی اور یہ دونوں گمراہیاں ایک دوسرے سے متضاد واقع ہوئی تھیں اور دو متضاد سمتوں میں دو انتہاؤں کی آئینہ دار تھیں۔ ان میں سے اوّل الذکر گمراہی رہبانیت کے نام سے موسوم تھی اور مؤخر الذکر گمراہی اباحت کے نام سے یاد کی جاتی تھی۔

اسلام نے اِن دونوں انتہاؤں کو خطرناک گمراہی اور فسق کا منبع قرار دیا۔ جہاں تک رہبانیت کا تعلق ہے اُس زمانہ میں عیسائیوں نے اسے اختیار کر رکھا تھا۔ ان کے نزدیک نفسانی خواہشات کو کُچلنا ہی سب سے بڑی نیکی تھی۔ ان میں بہت سے مرد اور عورتیں شادی ہی نہیں کرتے تھے اور تجرد کی حالت میں زندگی بسر کرنے کو ہی نیکی سمجھتے تھے۔ چونکہ ان کا یہ فعل فطرتِ انسانی کے خلاف تھا اس لئے رفتہ رفتہ ان میں در پردہ بے راہ روی کی طرف میلان پنپنے لگا تھا۔ اِس طرح جس طریق کو انہوں نے نیکی سمجھ کر اختیار کیا تھا وہی انہیں اندر ہی اندر فسق میں مبتلا کرنے کا موجب ثابت ہونے لگا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان کی اس حالت کا ذکر کرتے اور رہبانیت کو خلافِ فطرت قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْإِنْجِيْلَ ۵ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (الحدید آیت ۲۸)

ترجمہ:- اور پھر ہم نے اُن کے (یعنی اولادِ نوحؑ و ابراہیمؑ کے) بعد اپنے رسول ان کے نقشِ قدم پر چلا کر بھیجے اور عیسیٰؑ ابن مریم کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلایا اور اس کو انجیل بخشی۔ اور جو اُس کے متبع ہوئے ہم نے اُن کے دل میں رأفت اور رحمت پیدا کی اور انہوں نے کنوارا رہنے کا طریق اختیار کیا جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ گو انہوں نے اللہ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا۔ پس ان میں سے جو مومن تھے ان کو ہم نے مناسبِ حال اجر بخشا اور ان میں سے بہت سے فاسق تھے۔

دُوسری گمراہی جو نفس پروری کے نتیجہ میں اباحتی زندگی کی شکل میں پھیلتی ہے اُس وقت اہلِ عرب میں عام تھی۔ وہ اپنی نفسانی خواہشات کے غلام بنے ہوئے تھے اور فسق و فجور میں سر سے پاؤں تک غرق تھے۔ کوئی بُرائی اُن کی نگاہ میں بُرائی نہ تھی۔ بُرائیاں کرتے تھے اور ان پر فخر کرنا ان کا قومی مزاج بن چکا تھا۔ جانوروں اور ان میں کوئی فرق نہ تھا بلکہ وہ جانوروں سے بھی بدتر حالت میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اِس افسوسناک حالت کا ذکر کرتے اور اباحتی زندگی کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:-

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ○ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○

(الفرقان آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:- (اے رسول!) کیا تُو نے اُس شخص کا حال بھی معلوم کرایا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تُو اس شخص پر نگران ہے (کہ تُو اسے جبراً گمراہی سے روکے) کیا تُو سمجھتا ہے ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو (خواہشاتِ نفسانی کی اندھا دھند پیروی کی وجہ سے) جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

الغرض اسلام نے رہبانیت اور اباحت دونوں کو کھلی کھلی گمراہی قرار دیا ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے وہ نہ تو فطری تقاضوں کو یکسر کچلنے ہی کی تعلیم دیتا ہے اور نہ اُس نے نفسانی خواہشات کو بے لگام چھوڑنے اور ان کا بندہ بن رہنے کی اجازت دی ہے۔ اُس نے درمیانی راہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ یعنی یہ کہ انسان فطری تقاضوں کو کچل کر زندگی سے راہِ فرار اختیار نہ کرے بلکہ جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے انہیں مناسب حد تک پورا کرے۔ اور جہاں تک نفسانی خواہشات کا تعلق ہے انہیں شریعت کے تابع رکھے اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو ان پر مقدم کرے۔ انہیں اس رنگ میں اور اس حد تک ہی پورا کرے کہ جس کے نتیجہ میں رضائے الٰہی میسر آسکے۔ اور اگر رضائے الٰہی کی خاطر انہیں قربان کرنا پڑے تو اس میں ذرا بھی پس و پیش نہ کرے بلکہ انشراحِ صدر کے ساتھ انہیں قربان کر دکھائے۔ اسلامی تعلیم کی اِس لازوال فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے جو فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اسلام جب آیا تو اس نے ان دونوں (رہبانیت اور اباحت) کو ترک کیا اور صراطِ مستقیم کو اختیار کیا۔ اُس نے بتایا کہ انسان نہ رہبانیت اختیار کرے جس سے وہ نفس کُش ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو بالکل بیکار چھوڑ دے اور اِس طرح پر اُن اخلاقِ فاضلہ کے حصول سے محروم ہو جاوے جو اِن قوتوں کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں یہ سب کی سب دراصل اخلاقی قوتیں ہیں۔ غلط استعمال کی وجہ سے یہ اخلاق بداخلاقیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اِس لئے اسلام نے رہبانیت سے منع کیا اور فرمایا لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔

...... پھر اسلام کا منشاء یہ ہے کہ وہ انسان کو افراط و تفریط کی راہوں سے اُس اعتدال کی راہ پر چلا دے جو صراطِ مستقیم ہے اِس لئے اُس نے اباحت کے مسئلہ کی بھی تردید کی جو دُوسرا فرقہ تھا جو قرآن شریف سے پہلے موجود تھا۔ وہ سب کچھ جائز سمجھتا تھا اور آزادی اور بے قیدی میں اپنی زندگی بسر کرتا تھا اور اسے ساری راحتوں اور لذتوں کی معراج سمجھتا تھا مگر اسلام نے اس کو ردّ کیا اور انسان کو بے قید بنانا نہ چاہا کہ ...... ایک وحشی جانور کی طرح مارا مارا پھرے ......

رہبانیت اور اباحت انسان کو اُس صدق اور وفا سے دُور رکھتے ہیں جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اِس لئے (اسلام نے) ان سے الگ رکھ کر اور اطاعتِ الٰہی کا حکم دے کر صدق اور وفا کی تعلیم دی جو ساری رُوحانی لذتوں کی جاذب ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۴، ۴۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی ترقی کے ضامن دو بنیادی اوصاف

۱۔ سادہ زندگی ۲۔ انتھک محنت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون و فجی

(۲)

انسان کے لئے سادہ زندگی اور محنت و مشقت والی زندگی کی اہمیت اور اس کے نہایت گراں قدر مفاد اور نمایاں خصوصیات گذشتہ اشاعت میں واضح کی جا چکی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پُر تکلف مجالس دعوتیں اور بلا ضرورت قیمتی لباس اور کھانے وغیرہ میں تصنع اور اہتمام اور اس قسم کی فضول خرچیوں کے پیچھے پڑے رہنا صحیح اسلامی سیرت اور معاشرے کے خلاف ہے اس میں شک نہیں کہ تحدیثِ نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت اور نعمتوں کا استعمال پسندیدہ ہے۔ لیکن ایسے نہیں کہ اس میں ریا اور تصنع پایا جائے یا دوسروں کی حق تلفی ہو اور دولت اور وقت غیر ضروری طور پر ضائع ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے باوجود دنیا کے بادشاہ بن جانے اور دنیاوی مال و دولت سے مالا مال ہونے کے اپنی سادگی بے نفسی اور بے تکلفی کو ہمیشہ قائم رکھا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہوئے سب کچھ خدا کی راہ میں پیش کرتے رہے۔ ذیل میں صحابہ کرامؓ کی سادہ زندگی کی چند مثالیں بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں

حضرت سلمان فارسی کی سادگی

(۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی تھے آپ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے اور آزاد کردہ غلام ہونے کے باوجود اخلاص و تقویٰ اور جاں نثاری میں غیر معمولی ترقی کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق ہو گئے اور پروانہ کی طرح ہر دم حضورؐ کے گرد ہی گھومتے رہتے تھے۔ فتوحاتِ اسلامیہ کے بعد بہت کچھ آپ کے حصہ میں آیا مگر آپ سب غریبوں محتاجوں کے سپرد کرتے رہے غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ کو مدائن کا گورنر مقرر کیا گیا لیکن طرزِ معاشرت اور سادگی میں ذرا فرق نہ آیا وہی پہلی سی سادہ مزاجی اور وہی پہلا سا سادہ لباس زیب تن رکھا حتیٰ کہ ظاہری لباس اور چال ڈھال سے کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ وہ مدائن کے گورنر جا رہے ہیں یا ایک عام سادہ سا غریب طبع انسان جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص نے بازار سے گھاس خریدی آپ اس اُس شخص کے پاس سے گزر رہے تھے اُس نے آپ کو مزدور سمجھ کر گھاس کا گٹھا آپ کے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ مزدور بھئی یہ گٹھا فلاں گھر تک لے جانا ہے آپ گٹھا اٹھا کے اس کے ساتھ چل پڑے راستہ میں آپ کے کسی واقف نے آپ کو پہچان لیا اور اس گھاس والے سے کہا ارے بھئی کیا کر رہے ہو یہ تو ہمارے امیر گورنر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابی ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص بہت نادم ہوا اور معذرت کر کے گھاس کا گٹھا آپ کے سر سے اتارنے کے لئے لپکا مگر آپ نے فرمایا نہیں اب تو میں تمہارے مکان تک پہنچا کر ہی واپس لوٹوں گا اس خدمت سے میری امارت یا گورنری میں کوئی فرق یا نقص واقع نہیں ہو جائے گا۔

بنیے کا سا بخل نہ کرو

(۲) واقعات شاہد ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی زندگی اس لئے سادہ تھی کہ انہیں تنگدستی تھی یا ان میں بخل اور کنجوسی کی عادت تھی بلکہ ان کی سادگی اسلامی تعلیم پر عمل اور اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گامزن رہنے کی وجہ سے اور دوسروں کی خاطر ایثار اور غریبوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان پر احسان کی وجہ سے تھی۔ تاہم جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبات میں فرمایا ہے ایک سچے مومن کی یہ سادگی کسی بنیئے کے بخل والی سادگی نہیں ہوتی بلکہ مومن ہمیشہ فراخ دل ہوتا ہے اور جائز ضرورت کے وقت بخل سے کام نہیں لیتا خواہ وہ ضرورت اپنی ہو یا کسی دوسرے محتاج بھائی کی اور تحدیثِ نعمت والی حدیث کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے لیکن یوں نہیں کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی تعمیر و تکمیل اس سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہو مگر وہ اپنی ٹھاٹھ اور امیرانہ انداز تعیش قائم رکھنے میں مصروف رہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد اور نظریہ سادگی سے عموماً یہ ہوتا تھا کہ دنیوی نعمتوں اور آرام طلبی میں مبتلا ہو کر انسانی نفس سرکش ہو کر کہیں خدا کی خاطر قربانی اور اس کی خلق کی خاطر ایثار سے محروم نہ ہو جائے۔ چنانچہ باوجودیکہ آپ اپنے زمانہ خلافت میں ایک شاہنشاہ کی حیثیت رکھتے تھے پھر بھی ضرورت سے زیادہ کپڑے نہیں بنواتے تھے ایک مرتبہ آپ دیر تک گھر سے باہر نہ آئے اور لوگ انتظار کرتے رہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کپڑے میلے ہو گئے تھے اسلئے ان کو دھو کر خشک ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

صحابہ مسیح موعودؑ کی سادگی

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی قسم کی سادگی اور بے نفسی کے عادی تھے اور جو صحابہ اب تک زندہ ہیں اُن میں بھی اس مومنانہ سادگی بے نفسی غریب پروری اور ایثار کی جھلک نظر آتی ہے جو کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایک مرتبہ کسی کانفرنس میں شمولیت کے لئے کوالالمپور (ملیشیا) تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں وہاں تھا کسی پروگرام کے مطابق انہوں نے مجھے فرمایا۔ کل ۹ بجے صبح آ کر مجھے ملیں۔ مگر وقت پر آجائیں ورنہ میں [illegible] نہیں سکوں گا کیونکہ اس کے بعد مجھے ایک اور جگہ جانا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں صبح کے وقت بعض دفعہ ٹریفک اپنی کثرت کی وجہ سے رک جاتا ہے مجھے اس وجہ سے بر وقت پہنچنے میں دیر ہو گئی اور میں حضرت چوہدری صاحب کے پاس ۹ بجے کی بجائے دس منٹ بعد پہنچا فرمانے لگے میں اس وقت تک چلا گیا ہوتا لیکن میں نے اپنا سوٹ ڈرائی کلیننگ کے لئے دیا تھا جو باوجود وعدہ کے لانڈری والے نے بر وقت نہیں پہنچایا اس کی انتظار میں ہوں اور کس طرح باوجود دیر سے آنے کے آپ سے میری ملاقات کا مقصد پورا ہو گیا۔ حضرت چوہدری صاحب کے بلند مرتبہ و پوزیشن کے لوگ اپنے سفروں پر معلوم نہیں کتنے جوڑے اور کتنے زائد سوٹ اپنے ہمراہ رکھتے ہوں گے۔ لیکن خدا رسیدہ بندوں کو اپنی ذمہ داری اور کام سے غرض ہوتی ہے جیسے بھی انجام پا جائے۔ اسی طرح اسی سفر میں ایک مرتبہ مجھے اور سیرالیون مغربی افریقہ کے سابق نائب وزیر اعلیٰ آنریبل سنوسی مصطفےٰ صاحب کو حضرت چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ ایک موٹر میں کسی قدر لمبا سفر کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت چوہدری صاحب دوران سفر آنریبل مصطفےٰ سنوسی کو دینی مسائل سمجھاتے رہے یا ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور ایک منٹ بھی بیکار نہ گذارا۔ یہ ہے حضرت سرورِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں اور مسیح محمدی کے صحابہ کا نیک نمونہ ہم تابعین کے لئے جسے اس قسم کے حالات میں ہمیں مشعل راہ بنانا چاہیے

حضرت عمرؓ کی سادگی کے نمونے

(۳) تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ اسلام کے غلبہ اور روم اور ایران کے ممالک کی فتوحات کے بعد بھی صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادہ زندگی بسر کرتے رہے اور ان میں سے کسی میں کبر و رعونت اور عیش و عشرت کا شوق نام کو بھی پیدا نہ ہوا۔ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت حفصہؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ بن الخطاب سے عرض کیا کہ اب تو آپ تمام مملکتِ اسلامیہ کے سربراہ اور خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراخی عطا فرمائی ہے آپ عمدہ غذا اور عمدہ لباس استعمال فرمایا کریں تو آپ نے اپنی بیٹی کو جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر ہی چلوں گا خواہ کتنی ہی تنگحالی ہو جائے میں انہیں کے اسوہ حسنہ پر عمل کروں گا

اور اس کے بعد دیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور حضور کا دنیا کی نعمتوں سے استغنا اور بے رغبتی کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حفصہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں بیقرار ہو کر رونے لگ گئیں اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اور واقعہ بھی آپ کی سادگی پر روشنی ڈالتا ہے آپ کی بیٹی اُم المومنین حضرت حفصہؓ کے گھر میں یہ پیش آیا تھا آپ اُن کے ہاں تشریف لے گئے اور کچھ کھانے کے لئے طلب کیا تو انہوں نے سالن میں زیتون کا تیل ڈال کر پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک وقت میں دو سالن تو میں نہ کھاؤں گا یعنی سالن کے علاوہ زیتون بھی تو سالن ہے۔ عرب لوگ زیتون کو بطور سالن بھی استعمال کیا کرتے ہیں۔

کنز العمال میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے بعض صحابہ کو عراق کی ایک مہم پر روانہ فرمایا وہ وہاں سے کامیاب و کامران واپس آ کر دربار خلافت میں نہایت زرق برق اعلیٰ درجے کے لباسوں اور لبادوں میں پیش ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ کر منہ پھیر لیا اور بات بھی نہ کی۔ وہ سب اس ناراضگی کی حقیقت سمجھ گئے اور وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھروں کو واپس گئے اور عام سادہ لباس پہن کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ان سے نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور ہر ایک سے معانقہ فرمایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سادہ لباس اور سادہ زندگی کو اسلامی شعار اور مومن کی نمایاں خصوصیت سمجھتے تھے۔

۴۔ یہی حال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ آپ متمول اور مالدار آدمی تھے۔ اور مسلمانوں میں انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلند ترین مقام حاصل تھا۔ اپنی خاندانی وجاہت کے علاوہ آپ کے زہد و تقدس اور فدائیت کی وجہ سے تمام مسلمان آپ کو نہایت ہی واجب الاحترام ہستی سمجھتے تھے لیکن بایں ہمہ آپ کا طرز معاشرت نہایت ہی سادہ تھا وہ نہایت سادہ لباس زیب تن فرماتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔

۵۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہؓ نے گھر کے عام اخراجات سے بچائی ہوئی کچھ رقم آپ کو پیش کر کے عرض کیا کہ اس رقم سے فلاں فلاں چیز لا دیں تاکہ آج گھر میں خاص میٹھا اور مزیدار کھانا پکایا جائے۔ آپ نے پوچھا یہ رقم تم نے کہاں سے لی ہے بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ گھر کے روزانہ خرچ سے تھوڑا تھوڑا بچاتی رہی ہوں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم ہماری ضرورت سے زائد تھی اس لئے ہمارا اس پر کوئی حق نہیں یہ بیت المال میں واپس جانی چاہیئے چنانچہ وہ بیت المال میں واپس کر دی گئی اور اپنا وظیفہ بھی اتنا کم کر دیا

۶۔ اسلامی مجاہدین کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ انہیں ہر حالت میں جفا کی طرف رغبت رہے دنیا داری اور عیش و عشرت کی زندگی کی بجائے وہ جفاکشی مشقت پسندی اور سادگی کے عادی رہیں چنانچہ انہیں گھوڑے کی سواری کی اور ریت میں بادیہ اور جنگل میں ننگے پاؤں چلنے کی مشقیں کرائی جاتی تھیں نیز یہ بھی ہدایت تھی کہ وہ کبھی رکاب کے سہارے گھوڑے پر سوار نہ ہوں بلکہ کود کر گھوڑے پر چڑھیں نرم و نازک لباس پہننے سے پرہیز کریں۔ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دے رکھا تھا کہ بچوں میں چھوٹی عمر سے ہی محنت و مشقت کی عادت پیدا کی جائے انہیں تیر اندازی تیرنا اور گھوڑے سواری اور تلوار چلانی وغیرہ سکھائی جائے اور کبھی بے کار نہ رہنے دیا جائے

حضرت عمرؓ کی پیشگوئی

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کسی دعوت کے موقعہ پر یزید بن ابی سفیان کے ہاں گئے وہاں نہایت عمدہ قسم کے پر تکلف کھانے لائے گئے تو آپ نے ان عمدہ کھانے سے انکار کر دیا بلکہ یہ پیشگوئی بھی فرمائی جو بعد میں لفظ بلفظ پوری ہوئی کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر صراط مستقیم سے بہت دور دنیا داری میں جا پڑو گے۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۴۵)

۷۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ کی غذا اس قدر معمولی اور سادہ ہوتی ہے کہ ہمارے لئے کھانی دشوار ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اعلیٰ غذا کھانے کی طاقت نہیں رکھتا یہ صحیح نہیں ہے خدا کی قسم اگر مجھے قیامت کا خوف نہ ہوتا تو اس دنیا کی ہر چیز سے با فراغت فائدہ اٹھاتا اور اعلیٰ درجہ کی غذا کھاتا۔

(کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۴۲۶)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام سادگی کو اسلامی تعلیم کا جزو خاص سمجھتے تھے اور تنگدستی اور عسرت اس کا موجب نہیں تھا۔

حضرت عثمانؓ عرب کے نہایت مالدار اور امیر آدمیوں میں سے تھے اور ان کے لئے امیرانہ طریق پر ٹھاٹھ سے رہنا مشکل نہ تھا لیکن آپ ہمیشہ سادگی جفاکشی اور محنت و مشقت کے عادی رہے اور زندگی اور سادہ خوشحالی کی ہر بات پر کبھی اسراف کا رنگ نہ آنے دیا۔

(سیرت حضرت عثمان از مولانا شبلی)

آجکل دنیا کے ہر ملک کے نوجوانوں میں ذمہ داری سے گریز بے راہ روی محنت و مشقت سے نفرت بے کار گھومنے یا ہوٹلوں کلبوں اور سینماؤں میں بیٹھ کر باغیانہ منصوبوں پر وقت ضائع کرنے اور ہڑتالوں وغیرہ میں حصہ لے کر نظام حکومت درہم برہم کرنے توڑ پھوڑ اور قتل و غارت برپا کرنے کی طرف رغبت بڑھتی جاتی ہے اس کی اصل وجہ بھی ان کی تربیت میں ان اصولوں کو پس پشت ڈالنا ہے جو اسلامی شریعت اور اسلامی معاشرہ نے جاری کر رکھے تھے اور جن کا اوپر مفصل ذکر ہو چکا ہے۔

اسلامی بیاہ شادی کا نمونہ

۸۔ بیاہ شادی کے موقعوں پر سادگی کا بہترین نمونہ وہ ہے جو ہمارے آقا حضرت سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر قائم ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کی شادی کے موقعہ پر جو مہر مقرر ہوا اور جو جہیز دیا گیا اور جس سادگی سے ولیمہ ہوا وہ سب امت مسلمہ کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ جہیز میں صرف ایک پلنگ ایک بستر ایک چادر دو چکیاں اور ایک مشکیزہ دیا گیا تھا اور دعوت ولیمہ میں صرف کھجور کی روٹی، پنیر اور شوربا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیشہ اتنی ہی اور اسی قسم کی چیزیں جہیز میں دی جائیں لیکن سادگی کا اصول اور صحیح طریق ضرور سامنے آ جاتا ہے

شادی پر قرض لینا پسندیدہ نہیں

۸۔ دنیا میں عموماً دیکھا جاتا ہے کہ شادی کے موقعہ پر اپنے خاندان کی ناک بچانے کے لئے اپنی جائداد رہن رکھ کر یا بیچ کر یا قرض لے کر لوگ اس قدر خرچ کر دیتے ہیں کہ پھر بعد میں بعض دفعہ اس قرض کو عمر بھر چکا نہیں سکتے اور اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں لیکن اگر اسلام کے سادہ تمدن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کو مدنظر رکھا جائے تو ایسی مشکلات میں پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صحابہ کرام ایسے مواقع پر مقروض ہو کر اپنی زندگی تلخ نہیں بناتے تھے بلکہ جو کچھ میسر ہوتا اسی پر کفایت کرتے تھے اور چونکہ یہ روح ہر ایک میں تھی اس لئے کم خرچ کرنے کو معیوب بھی نہیں خیال کیا جاتا تھا بلکہ اچھا سمجھا جاتا تھا۔ بخاری اور مسلم میں ایک روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اپنے نکاح میں لے لیں پھر وہ دیر تک کھڑی رہی اس کے بعد ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ عورت آپ کو نہیں چاہیئے تو میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس اس کو مہر دینے کے لئے کچھ ہے اس نے کہا اس تہمد کے سوا کچھ بھی نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے یہی تہمد دے دیا تو تو ننگا ہو بیٹھے گا کوئی اور چیز تلاش کر اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ملتا۔ فرمایا تلاش کرو۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو مگر باوجود تلاش کے اسے کچھ نہ ملا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کیا تجھے قرآن کریم کا کوئی حصہ یاد ہے اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورۃ یاد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اتنے قرآن کریم سکھانے کے عوض اس عورت کو تیرے نکاح میں دیا تو اسے اتنا قرآن کریم سکھا دینا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عورت خولہ بنت حکیم تھی اور بعض کا خیال ہے کہ وہ اُم شریک تھیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے لئے قرض لینا معیوب ہے اگر قرض لینا مستحسن ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صحابی کو فرماتے کوئی بات نہیں مہر دست نہیں ہے قرض لے لو بعد میں ادا کر دینا مگر حضور نے ایسا نہیں فرمایا۔ بلکہ محض قرآن کریم کا کچھ حصہ سکھانے پر نکاح کر دیا۔ پس بیاہ شادیوں کی تقریب پر قرض لینا یعنی اپنے آپ کو زیر بار کرنا اور اسراف سے کام لینا اسلام کی شان کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے اور شادیوں پر مختصر خرچ کر کے سادگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

آجکل کے حالات کے مطابق یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمان من حیث القوم اور خصوصاً جماعت احمدیہ سادگی بے نفسی محنت اور جفاکشی کے مندرجہ بالا اصولوں اور نمونوں پر عمل پیرا ہو کر تمدنی، اقتصادی اور اخلاقی مشکلات سے نجات حاصل کریں اور اسلام کے غلبہ و برتری اور قومی ترقی کے سامان پیدا کریں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ مئی ۱۹۷۵ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

محترمہ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا
" حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
حضرت مولوی محمد الدین صاحب
صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم مولوی سلطان محمود انور صاحب
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" عبد الغفور صاحب خالد کرک لاہور
ازطرف لیفٹیننٹ عبد المحسن صاحب
کرنک شہید۔
محترمہ سیدہ راشدہ بیگم صاحبہ ربوہ
محترم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد ازطرف ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کامٹی مرحوم
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی
محترم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
نوشہرہ چھاؤنی۔
محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ربوہ
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
سرگودھا۔
محترمہ شمیم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
سرگودھا۔
محترم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔اے
لاہور۔
محترم ناصر جاوید صاحب کراچی
" حاجی غلام رسول صاحب آف مسقط
محترمہ بیگم صاحبہ صوبیدار عبد الغفور خان صاحب
ربوہ۔
محترم ماسٹر محمود احمد صاحب علی پور۔ ملتان
" میرزا بشیر احمد صاحب نوشہرہ
" چوہدری حامد احمد صاحب
" حاجی فیض الحق صاحب کوئٹہ
" ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی ٹوبہ ٹیک سنگھ

محترم چوہدری محمد طفیل صاحب موضع دالم
سیالکوٹ۔
جماعت احمدیہ شیخوپورہ
" " لائل پور
" " بہاول نگر
" " مانگٹ اونچے
" " کراچی
" " راولپنڈی
محترم عبد الشکور صاحب جاوید ربوہ
" شیخ مشتاق احمد صاحب مردان
" ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" رانا محمود احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ
محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب
محترم چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
" عمر علی طاہر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" غلام اللہ صاحب لاہور
" طارق ناز صاحب اسلام آباد
محترم عبد الرحمن خان صاحب لاہور
" عبد الرزاق صاحب ربوہ
" مغفور احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" عنایت اللہ صاحب " "
" فضل دین صاحب آف لائبیریا ازطرف
ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ مرحومہ ربوہ
" مسز ظفر ملک صاحبہ ربوہ
محترم منتظم مال صاحب ناصر ہوسٹل
جامعہ احمدیہ ربوہ
" لئیق احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ
" امداد الرحمن صاحب " "
" ناصر احمد صاحب ملہی " "
" منیر احمد صاحب عارف ربوہ
" نور احمد صاحب مرحوم "
محترمہ ڈاکٹر مسز امۃ الحفیظ خان صاحب
کراچی۔

یکم تا ۱۰ وفا/جولائی "عشرہ وقف جدید" منایا جائے

"وقف جدید" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشاء الٰہی کے ماتحت جاری فرمودہ، حضور رضی اللہ عنہ کے آخری ایام کی نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور غلبہ اسلام کے حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے اور اپنے مفوضہ کام کی بطور احسن سر انجام دہی کے لئے رات دن کوشاں ہے۔

"وقف جدید" کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ احسان/جون تک اختتام پذیر ہوا ہے اس لئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر کی جماعتوں میں یکم تا ۱۰ وفا/جولائی "عشرہ وقف جدید" منا کر احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔

نیز درخواست ہے کہ عشرہ مذکور کے اختتام کے بعد مفصل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔ کان اللہ معھم وکان سعیھم مشکوراً۔

(ناظم مال وقف جدید)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا انشاءاللہ تمام بنات کو تیاری کرنے کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوالیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی کے متعلق ہوں۔ تجاویز پندرہ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ

- مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دینی، علمی اور تربیتی رسالہ!
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات، نامور اہل قلم حضرات کے بلند پایہ مضامین کا مجموعہ!
- قیمت اصل لاگت سے کم ——— صرف آٹھ روپے سالانہ!

اس کی مستقل خریداری قبول کر کے تربیت نفس کے اس اہم ذریعہ سے مستفیض ہوں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

محترم غلام محمد صاحب ولد بڈھا صاحب وصیت نمبر ۱۰۸۹۰ ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ درویش قادیان نے مورخہ ۶/۹/۱۹۴۸ کو ایک بخته مکان جو کہ ایک ... مرلہ میں ہے کے نصف پر قادیان سے وصیت کی تھی ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قائدین مجالس تدریجی بجٹ پورا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں گرلز اکیڈمی، وآ (گھانا) میں احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی پُروقار تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں مساجد کا ایک جال پھیلا دیا گیا ہے اور جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہاں یا تو مسجد تعمیر ہو چکی ہے یا خانہ خدا کی تعمیر کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔

حال ہی میں غانا سے یہ خوش کن اطلاع ملی ہے کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ نصرت جہاں گرلز اکیڈمی وآ (گھانا) میں وہاں کی طالبات کے لئے ایک نئی مسجد کا سنگِ بنیاد امیر و مشنری انچارج گھانا محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم نے رکھا ہے۔

یہ بابرکت تقریب وآ میں ریجنل کانفرنس کے آخری دن ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء کو ساڑھے چار بجے سہ پہر گرلز اکیڈمی کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اسلامی طریق کے مطابق تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم کمال الدین خان صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول نومیتانے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم عبداللطیف صاحب شاہد سینئر ٹیچر گرلز اکیڈمی وآ نے بتایا کہ ہوسٹل میں رہنے والی طالبات کے لئے عرصہ سے مسجد کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ آج ہم اس کی تعمیر کا کام شروع کر رہے ہیں۔ اس وقت مسجد نہ ہونے کے باعث ہوسٹل کے برآمدہ میں ہی نمازیں باجماعت ادا کرنے کا انتظام ہے اور روزانہ پانچوں وقت نماز ادا کی جاتی ہے۔ سکول میں داخل احمدی طالبات کے علاوہ غیر احمدی بلکہ بعض عیسائی طالبات بھی نمازوں میں شریک ہوتی ہیں۔ مکرم لطیف صاحب نے بتایا کہ ہمارے سکول کے ایک واقفِ زندگی پاکستانی استاد مکرم عبدالرفیق صاحب جدران نے کل تعمیر کا ۱/۳ حصہ خرچ برداشت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ غانا میں ہی نومیتانا کے مقام پر بھی مجلس نصرت جہاں کے تحت بھجوائے گئے دو اساتذہ (مکرم کمال الدین خان صاحب اور مکرم سید ساجد احمد صاحب) نے اپنے خرچ پر ایک نہایت خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے جو مکمل ہو چکی ہے اور روزانہ نماز باجماعت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ہمارے ایک واقف زندگی ڈاکٹر صاحب نے بھی غانا میں دو عالیشان اور خوبصورت مساجد اپنے خرچ پر تعمیر کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک اسکورے کے مقام پر ہے اور دوسری غانا کے دارالحکومت اکرہ کے مقام پر۔

اس موقع پر محترم امیر صاحب غانا (مولوی عبدالوہاب بن آدم) نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ احمدی جہاں جہاں بھی پہنچے انہوں نے مساجد کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دی اور جماعت احمدیہ کی بدولت دنیا کے گوشہ گوشہ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ محترم امیر صاحب نے اس امر کا علی الخصوص ذکر فرمایا کہ ہماری تعمیر کردہ تمام مساجد خود ہمارے اپنے ذاتی پیسوں اور عطیات سے بنائی گئی ہیں اور کسی حکومت سے کسی قسم کی امداد یا گرانٹ نہیں لی گئی۔

آپ نے بتایا کہ تثلیث کے گڑھ — لندن — جیسے شہر میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد صرف ہماری احمدی مستورات کی عظیم قربانی کا خوبصورت شاہکار ہے جس سے پانچوں وقت صدائے "اللہ اکبر" بلند ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ نے اپنی تقریر میں مکرم لطیف شاہد صاحب اور مکرم عبدالرفیق صاحب جدران کا شکریہ ادا کیا جن کی کوششوں سے یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد سنگ بنیاد رکھا گیا اور دعاؤں کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں ۱۵۰۰ احباب شریک ہوئے۔

یہ مسجد ۳۲ فٹ لمبی اور ۱۶ فٹ چوڑی ہوگی۔ اس کا صحن ۲۴ فٹ لمبا اور ۱۴ فٹ چوڑا ہوگا اور ایک مینار ۲۵ فٹ اونچا بنایا جائے گا۔ کل خرچ کا اندازہ تین ہزار (۳۰۰۰) سیڈیز ہے جو تیس ہزار روپے کے برابر ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ مسجد خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہمارے تمام واقف زندگی اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

تقرر ناظمین اضلاع انصار اللہ

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل احباب کو ان کے سامنے لکھے ہوئے اضلاع کے لئے ناظمین مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں یہ عہدہ مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ متعلقہ مجالس ہر طرح سے ناظمین سے تعاون فرماویں۔

۱۔ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب ریٹائرڈ گرداور قانونگوئی — ضلع بہاولنگر
۲۔ مکرم نذیر احمد صاحب منہاس — ” رحیم یار خان
۳۔ ” بابو قاسم الدین صاحب — ” سیالکوٹ
۴۔ ” ملک بشارت ربانی صاحب — ” گجرات
۵۔ ” مولوی محمد صادق صاحب — ” بہاولپور

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیٹی حبیبہ اہلیہ چوہدری عزیز احمد صاحب فروری میں لندن سے آپریشن کروانے کے بعد واپس آئی مگر ابھی تک اسے صحت نہیں ہوئی بلکہ دن بدن کمزوری زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ حبیبہ کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر غلام مصطفیٰ۔ ربوہ)

۲۔ مکرم ضیاء الرحمن صاحب ضیاء اکونٹنٹ دفتر وقف جدید کو ایک حادثہ میں سر اور منہ پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ملک بشیر احمد بھٹی انسپکٹر مال وقف جدید)

۳۔ مکرم مقبول احمد صاحب ہیٹی منڈی بہاؤالدین تعمیر مساجد کے لئے رقم بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا صاحبزادہ طاہر جاوید ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ قارئین کرام سے اس کی کامل صحتیابی اور روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۴۔ خاکسار کی بھاوجہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عرفان احمد صاحب امینی چند یوم سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مقبول احمد امینی ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر انصار اللہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اگر آپ نے اس وقت تک ماہ شہادت/اپریل کی رپورٹ کارگزاری دفتر میں نہیں بھجوائی تو براہ کرم اولین فرصت میں رپورٹ بھجوا دیں۔

جتنا کام کرنا ضروری ہے رپورٹ کا بھجوانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ رپورٹ کے بغیر مرکز کو آپ کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔ براہ کرم آئندہ کے لئے اس بات کا خاص طور پر اہتمام فرمائیں کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہِ جولائی کیلئے کتاب آسمانی فیصلہ برائے مطالعہ مقرر ہے۔ خدام توجہ فرمائیں (مہتمم تعلیم)